مسلمانوں کے مسائل کو حل کرنے میں سرگرمی سے حصہ لیتے رہے ہیں۔ زیرِ نظر تالیف میں ان کا موقف یہ ہے کہ ایک مسلمان اس اعتبار سے تو بنیاد پرست ہے کہ وہ بعض ایسے عقائد و نظریات پر ایمان رکھتا ہے جو وحیِ الٰہی کے ابدی اصولوں اور دائمی قدروں پر مبنی ہیں، اور اس کے لیے ان اصولوں اور عقائد سے انحراف کسی طرح بھی ممکن نہیں، مگر اسلام کسی ایسی "بنیاد پرستی" سے کوئی علاقہ نہیں رکھتا جو جہالت، کٹرپن، جبر، تنگ نظری، مجنونانہ وابستگی اور عورتوں کی تذلیل پر قائم ہو۔ مسلمانوں پر ایسی بنیاد پرستی کا الزام ایک صریح خیانت ہے، جس کے ڈانڈے مستشرقین کی علمی بددیانتیوں اور صلیبی جنگوں سے ملتے ہیں۔ ڈاکٹر فریدی کی یہ بات بالکل درست ہے کہ اگر مسلمانوں یا مسلم حکومت سے کچھ غلطیاں صادر ہوتی ہیں تو انھیں "اسلامی بنیاد پرستی" کے کھاتے میں ڈال کر اسلامی تحریکوں کو ملعون کرنا اہل مغرب کی بدنیتی ہے —— اسلام تو عدل و انصاف، احترامِ آدمیت، معقولیت اور حریتِ فکر و عمل کا مسلک ہے۔

مصنف نے آخر میں زور دیا ہے کہ افرادِ امت کو خود اپنا، اپنے علما، اپنے قائدین اور اپنے حکمرانوں کا ایماندارانہ احتساب کرنا چاہیے کیونکہ انھوں نے اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے میں کوتاہی کی ہے اور اس کا ازالہ کیے بغیر الزام تراشی کی مذکورہ یلغار کا موثر تدارک ممکن نہیں ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

برصغیر میں اسلامی سلطنت کے قیام سے تشکیل کانگرس تک علما کا سیاسی کردار:

ڈاکٹر ایچ بی خان - ناشر: الحمد اکادمی۔ ۵ / ۱۴ - سی، لیاقت آباد، کراچی - صفحات ۲۰۸ - قیمت ۷۵ روپے۔

مصنف کے نزدیک "کتاب ہذا کے قلم بند کرنے کا مقصد یہ ہے کہ برصغیر میں اسلامی حکومت کے قیام سے لے کر اس کے زوال و انحطاط تک علما نے اپنے عمل و کردار سے جو نقوش ثبت کیے ہیں انھیں غیر جانبدارانہ تحقیق کی روشنی میں پیش کیا جائے۔" مصنف نے سب سے پہلے اسلام میں علما کے مرتبہ و مقام، ان کی حیثیت و اہمیت کا تعین کیا ہے، پھر مختلف ادوار میں معاصر سلاطین کے ساتھ علما کے روابط، سرکاری عہدوں کے حصول، حکومت سے وابستگی کا تذکرہ کیا ہے۔ عہدِ سلاطینِ دہلی (۹۹۸ - ۱۵۲۶) کے علما و مشائخ کی علمی، دینی اور

سیاسی سرگرمیوں کا احاطہ کرنے کے بعد عہدِ مغلیہ کے علما کے کردار کا جائزہ لیا ہے۔ اسلامی ہند میں علما کے مقام اور کردار کا ذکر کرتے ہوئے مصنف نے لکھا ہے کہ "قرونِ وسطیٰ سے لے کر دورِ حاضر تک ایسے علما کی مثالیں موجود ہیں جنھوں نے احکاماتِ شرع کی پیروی میں سخت سے سخت اذیتیں اور صعوبتیں برداشت کیں مگر کلمۂ حق کی ادائیگی سے سرِمُو تجاوز نہیں کیا" (ص ۳۲)۔ لیکن ایسے علما کا ذکر بھی کتاب میں ملتا ہے جنھوں نے اسلام کے ارکان کی بجاآوری سے سلطانِ وقت کو مستثنیٰ قرار دے دیا (ص ۴۲)۔

زیرِ تبصرہ کتاب میں علما کی صرف سیاسی خدمات ہی نہیں' ان کی تعلیمی' سماجی اور دینی خدمات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ جماعتِ مجاہدین کی سرگرمیوں اور ان کی ناکامی کے اسباب کا کھوج لگانے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ کتاب مختصر ہے تاہم بہت سے ضمنی مباحث کو بھی اختصار سے پیش کیا گیا ہے۔ چوتھے باب میں ۱۸۵۷ کے بعد پاک و ہند کے سیاسی حالات میں علما کے کارناموں کا تذکرہ کرتے ہوئے سرسید اور ان کے رفقا' کی تعلیمی اور سیاسی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ علماءدیوبند کی دینی' سیاسی اور تعلیمی مساعی کو بھی زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ مصنف کی کاوش لائقِ ستائش ہے کہ بہت بڑے موضوع کو مختصر کتاب میں سمیٹنے کی کوشش کی ہے۔ (ظفر حجازی)

وضاحت

۱۔ ترجمان القرآن میں ترجیحاً" دینی اور علمی کتابوں پر تبصرے شائع کیے جاتے ہیں۔
۲۔ تبصرے کے لیے کتاب کے دو نسخے آنا ضروری ہیں۔
۳۔ تبصرے کے لیے مطبوعات براہ راست: مدیر ترجمان القرآن منصورہ' لاہور ۵۴۵۷۰ کو بھیجی جائیں۔

ترجمان القرآن

اگر آپ کے پاس جنوری اور فروری ۱۹۹۴ کے پرچے نہیں' اور آپ اپنی فائل مکمل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں فوراً مطلع کریں۔ یہ شمارے ختم ہو چکے ہیں' معقول تعداد میں آرڈر وصول ہونے پر دوبارہ چھپوائے جائیں گے۔

ادارہ ترجمان القرآن ۔ رحمٰن مارکیٹ اردو بازار لاہور